توڑتا ہے دم بشر جس دم بشر کے سامنے

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیرکوٹلوی

بے ہنر ہے اس طرح اہلِ ہنر کے سامنے
سنگ ریزہ جس طرح شمس و قمر کے سامنے

گھومتا رہتا ہے وہ منظر نظر کے سامنے
مجھ سے بے گھر کا بھی گھر تھا تیرے گھر کے سامنے

فلسفہ سر در گریباں اور منطق سرنگوں
مرجع وحیِ الٰہی کی خبر کے سامنے

ایک کافر کی جفاکاری کے حربے بے اثر
ایک مومن کی دُعائے با اثر کے سامنے

قافلے والوں کو رہزن کے حوالے کر دیا
اپنا مقصد آگیا جب راہبر کے سامنے

یہ مناظر شام کے یہ رات کی رنگینیاں
ہیچ ہیں سب لذتیں آہِ سحر کے سامنے

میرے مالک میرے آقا تجھ کو سب معلوم ہے
سر جھکائے کیوں کھڑا ہوں تیرے در کے سامنے

ہر ارادے کی کبھی تکمیل ہو سکتی نہیں
ہے قدر کا مرحلہ بھی تو بشر کے سامنے

کیا کہوں کیا تجھ سے مانگوں اے خبیرِ مضمرات
میرے سب حالات ہیں تیری نظر کے سامنے

جس پہ کچھ کرتے ہیں شفقت جس سے کچھ کرتے ہیں پیار
مصلحت ہوتی ہے اکثر اہلِ زر کے سامنے

دل میں شر آنکھوں میں شر باتوں میں شر ہاتھوں میں شر
شر ہی شر ہوتا ہے ہر دم اہلِ شر کے سامنے

تیری سیرت سیرتِ خیر البشر کے ہے خلاف
کس طرح آئے گا تو خیر البشرؐ کے سامنے

نزع کی سختی، عذابِ قبر، محشر کی تپش
مرحلے کتنے ہیں عمرِ مختصر کے سامنے

ٹوٹ جاتا ہے طلسمِ زندگانی کا غرور
توڑتا ہے دم بشر جس دم بشر کے سامنے

قلب کی بیماریوں کا ہے یہ اے عاجز علاج
ہر گھڑی ہو موت کا منظر نظر کے سامنے

(جامِ طہور)